السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں دین اس مسئلہ کہ میں نے مورخہ 28-3-1994 کو گھریلو اختلاف کی وجہ سے اپنی منکوحہ بیوی ثریا بی بی دختر سردار محمد قوم جٹ ساکن موضع غازی پور کو طلاق دے دی تھی اب برادری کے روشن مستقبل کی خاطر ہم آپس میں صلح کرکے اپنا گھر آباد رکھنا چاہتے ہیں کیا کتاب وسنت کے مطابق ہم دوبارہ اپنا گھر آباد کرسکتے ہیں؟

(سائل: شہباز احمد ولد فرزند علی قوم وڑائچ ساکن غازی پور شیخوپورہ بذریعہ محمد یحییٰ اظہر غازی پور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں بشرط صحت سوال ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور رجعی طلاق میں اندر عدت (تین حیض یا تین ماہ یا وضع حمل) سے پہلے رجوع کرلینا شرعا جائز ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

االطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ... ٢٢٩ البقرة

''یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

یعنی وہ طلاق جس میں خاوند کو عدت کے اندر طلاق کا حاصل ہے وہ دو مرتبہ ہے پہلی مرتبہ کے بعد اور دوسری مرتبہ طلاق کے بعد رجوع ہوسکتا ہے تیسری مرتبہ رجوع کی اجازت نہیں۔ زمانہ جاہلیت کے میں یہ حق غیر محدد تھا۔ جس سے عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا آدمی بار بار طلاق دے کر رجوع کرتا رہتا تھا۔ اس طرح اسے نہ بساتا نہ اسے آزاد کرتا تھا۔ اللہ نے اس ظلم کا راستہ بند کردیا اور پہلی بار اور دوسری طلاق کے بعد سوچنے اور غور کے نے کی سہولت سے محروم نہیں کیا۔ ورنہ اگر پہلی مرتبہ کی طلاق کے بعد ہمیشہ جدائی کا حکم دیا جاتا تو اس سے پیدا ہونے والی معاشرتی پیچیدگیاں قابو سے باہر ہوجاتی۔ علاوہ ازیں اللہ نے طلقتان سے مراد دو طلاقیں نہیں فرمایا بلکہ الطلاق مرتان (یعنی طلاق دو مرتبہ) فرمایا جس سے اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ بیک وقت دو یا تین طلاقین دینا اور انہیں بیک وقت نافذ کردینا حکم الہیہ کے خلاف ہے: حکمت الہیہ اس بات کی متقاضی ہے کہ ایک مرتبہ طلاق کے بعد چاہے وہ ایک طلاق یا کوئی یا کئی ایک اس طرح دوسری مرتبہ کے بعد چاہے وہ ایک طلاق ہو یا کئی ایک مرد کو سوچنے سمجھنے اور جلدی بازی یا غصے میں کیے کام کا ازالے کا موقعہ دیا جائے اور یہ حکمت ایک مجلس کی تین طلاق کو رجعی طلاق قرار دینے میں ہی باقی رہتی ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں طلاق ہو یا تین ایک رجعی طلاق شرعا واقع ہوئی ہے۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(أَيْ: إِذَا طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ، فَأَنْتَ مُخَيَّرٌ فِيهَا مَا دَامَتْ عِدَّتُهَا بَاقِيَةً، بَيْنَ أَنْ تَرُدَّهَا إِلَيْكَ نَاوِيًا الْإِصْلَاحَ بِهَا وَالْإِحْسَانَ إِلَيْهَا، وَبَيْنَ أَنْ تَتْرُكَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَتَبِينَ مِنْكَ (تفسیر ابن کثیر ج1 ص 292

یعنی جب تو اپنی بیوی کو ایک رجعی طلاق دے یا دوسری مرتبہ طلاق دے تو تجھے عدت کے اندر رجوع کرلینے کا اختیار ہے اور احسان کرنا چاہتا ہے اور اسے مزید پریشان کے نے کی نیت نہ ہوں۔ یا پھر اسے چھوڑ دینے کا بھی تجھے اختیار ہے تاکہ عدت پوری ہوجانے پر تیرے نکاح سے آزاد ہوجائے۔

محقق شیخ محمد سابق مصری لکھتے ہیں:

الطلاق مرتان فإمساک بمعروف أو تسریح باحسان ای ان الطلاق الذی شرعہ اللہ یکون مرة بعد مرة بعد مرة انہ یجوز...

کہ الطلاق مرتان کا مطلب یہ ہے کہ نے بوقت اشد ضرورت جس طلاق کی اجازت دی ہے وہ طلاق ہے جو یکے بعد دیگرے مختلف مجلسو میں دی جائے اور ایسی طلاق میں عدت کے اندر رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے۔ امساک بالمعروف کا معنی رجوع کرلینا ہے۔ اور اور بیوی کو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا لینا اور اس کے ساتھ اچھی طرح آباد ہونا ہے۔ تکلیف پہنچانا مقصود نہ ہو رجعی طلاق میں عدت کے اندر رجوع کی دلیل یہ آیت ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ... ٢٢٨ البقرة

طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں، انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہو اسے چھپائیں، اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے کے پورے حقدار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔

اس آیت شریفہ سے ثابت ہوا رجعی طلاق میں عدت کے اندر (تین حیض وغیرہ) خاوند کو اپنی بیوی کو رجوع کا حق ہے اور آج 15-92 ہے اس طلاق پر ایک برس نو ماہ ستائیس دن گزر چکے ہیں جس کا مطلب یہ ہے عدت پوری ہو کر طلاق موثر اور نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ چونکہ یہ طلاق رجعی ہے اور رجعی طلاق کی عدت کے بعد نکاح ثانی بغیر حلالہ کے جائز ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۲۳۱ ... البقرة

اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں ۔

یہ آیت حضرت معقل بن یسار کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی تھی جب انھوں نے اپنی ہمشیرہ کو طلاق دہندہ خاوند سے ثانی سے روک دینے سے روک دیا تھا ۔ صحیح البخاری کتاب التفسیر ج2 ص269 پارہ18 وکتاب الطلاق ۔ اس ایت شریفہ اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ رجعی طلاق میں بعد از عدت نکاح ثانی شرعا بلاشبہ جائز اور خاوند کا شرعی حق ہے ۔ اور حلالہ جیسے لعنتی فعل کی قطعا ضرورت نہ ہے ۔

خلاصہ بحث یہ کہ قرآن وحدیث نصوص صریحہ کے مطابق صورت مسؤلہ میں بہر حال ایک رجعی طلاق پڑی ہے اور چونکہ عدت پوری ہو چکی ہے لہذا اب رجوع ہر گز جائز نہیں تا ہم نکاح ثانی جائز اور حلال ہے یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔ مفتی کسی عدالتی جھگڑے کا ذمہ دار نہ ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص839

محدث فتویٰ